خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 82

Track 1

Time 26:10

۱۔مراقبہ کیا ہے اور مختلف رنگوں کے مراقبے کے کیا اثرات مرتب ہو تے ہیں ؟

مراقبہ کی مختصر تعریف یہ ہے کہ مراقبہ میں بے شمار خیالات رجوع سے کچھ
قرار کر کے کسی ایک نقطہ پر ٹھہر جا نے کا کام مراقبہ ہے مراقبہ سے بنیادی
ٹھہرا ئو یہ بھی ہو تا ہے لیکن مراقبہ سے آدمی کے ذہن میں انتشار پیدا ہو تا
ہے مراقبہ سے ادھر کے خیالات ادھر کے خیا لا ت مستقبل اچھا تو وہ خیالات جو
اس قسم آتے ہیں وہ منکشف خیالات آتے ہیں اس کی زندگی کی جو انسان کر
تے ہو تو کبھی بھی انسان کو وسوسے نہیں آتے ہوسوسے آتے ہیں اس وقت آتے
ہیں جب انسان کو یقین جو ہے وہ حاصل نہ ہو اور یقین کی پو زیشن انسان کے
اندر خلوص ہو ہمراقبہ کی جو سب سے بڑی اہمیت ہے وہ یہی ہے کہ مراقبہ
کر نے سے انسا ن کے اندر یقین کا پٹرن بن جا تا ہے اور یقین پیدا ہو جا تا ہے ۔
عام زندگی میں دیکھا جا ئے تو صرف یہ ہے کہ زندگی جو ہے وہ پر یشان اور
حال ہے زندگی کے جو اعمال اور نقاط ہیں بے یقینی اعمال ہو تے چا ہیے جب
ہم اس بات پر غور کر تے ہیں تو ہمیں یہ بات نظر آتی ہے اگر زندگی کے اعمال
و حر کات پر یقین نہ ہو تو آدمی پھر عمل بھی نہیں کر سکتا اور حر کت بھی
نہیں کر سکتا ہمثلاً اگر کسی آدمی کا یہ یقین بن جا ئے تو وہ رو ٹی کھا ئے گا
اگر لقمہ اس کے حلق میں اٹک جا ئے گا تو وہ کبھی رو ٹی نہیں کھا ئے گا ایک
صاحب میرے پاس آئے تھے انہوں نے کہا میں رو ٹی نہیں کھا تا انہوں نے کہا
صاحب ڈیرھ سال ہو گئے رو ٹی نہیں کھا تا میں نے زبر دستی کہا کہ ایک لقمہ
آپ کھا ئیں گے میرے لئے تو انہوں نے بچا رے نے ہر دم کو شش کی کہ جب آنکھیں
سرخ ہو گئیں چہرے لا لہو گیا پسینے پسینے ہو گیا اتنا برا حال ہو گیا کہ میں نے
کہا کہ آپ تھوک دیں ہاس نے ہاتھ میں سے لقمہ پھینک دیا اور اس سے پو چھا
کہ بھئی بات کیا ہے تو کہنے لگے بھئی کا فی عرصے سے تمام ڈاکٹروں نے دیکھ لیا
ہایکسرے ہو ئے کو ئی علاج نہیں چھو ڑا بس رو ٹی نہیں لکھا سکتاا بھئی رو ٹی
کیتوں نہیں کھا سکتے کو ئی خیال تو تمہیں آتا ہو گا ہاس کے لئے مجھے یہ خیال
آتا ہے میں جیسے ہی روٹی کھا ئوں گا تو یہ سانس لینے کی نا لی ہے اس نالی
میں لقمہ جا ئے گا تونا لی بند ہو جا ئے گی اور میں مر جا ئوں گاہ بھئی کیسے
گزارہ ہو تا ہے کیا کر تے ہوتے بھئی بچوں کے بسکٹ آتے ہیں ڈبے میںاس کو کبھی
ہم چا ئے میں گھول لیتے ہیں کبھی پا نی میں گھول لیتے ہیں پا نی میں زیادہ
اسے استعمال کر تے ہیںکہ میں نے اس کو یہ سمجھا یا کہ بھئی یہ جو نالی ہے

تم سمجھ رہے ہیں کہ بھئی میں رو ٹی کھائوں گا تو یہ لقمہ اٹک جا ئے تو جو لقمہ نیچے جا نے کی نالی ہے وہ اور سانس کی نالی وہ دونوں الگ الگ نا لی ہیں تو پھر میں نے سمجھا یا اس کی سمجھ میںبات نہیں آئی تو میں نے ایک کی ڈیوٹی لگا ئی کہ اس کو کہیں بکر ی ضا بع ہو تے ہو ئے یا قسائی کے یہاں لے جا ئے اور وہاں جا کر دیکھا ئو ں اس کو کہ نا لی ایک نہیں ہے ا ب وہ گئے وہاں ایک بکر ی لٹکی ہو ئی تھی تو اس نے کہا کہ دیکھو نر کھرا الگ ہے اس کے ساتھ سانس کی نا لی جا رہی ہے تو اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ واقعی یہ نالی تو الگ ہے کھا نے تو اس میں جا تا ہے وہ بالکل ہی الگ ہے کھا نے کی اور پینے کی کھا نے کے بعد پھر اس کوو سمجھا یا اور سمجھا نے کے بعد اس کو روٹی کھلا نی شروع کی پہلے اس کا یقین تھو ڑاسا کمزور تھا جب اس کے ذہن میں یہ بات آ گئی کہ کھا نے کی نالی الگ ہے تو اس کا جو یقین تھا کہ لقمہ جیسے چا ہووے ٹوٹ گیا اور اس کی سمجھ میں بات آگئی کہ دو نالیاں الگ الگ ہیں اس نے آہستہ آہستہ رو ٹی کھا نی شروع کی اور اس نے چار پانچ دن پھر ایک دن اس نے اتنا کھا یا اتنا کھا یا کہ میں نے کہا بیمار ہو جا ئے گا پیٹ خراب ہو جا ئے گا ہ تھوڑا کھا تھوڑا کھا چا ئے وئے بھی پلا ئی اسے بات یہ ہے کہ یقین اس کے ذہن میں یقین بیٹھ گیا گر میں نے رو ٹی کھا ئی تو میرے سانس کی نا لی بند ہو جا ئے گی میں مر جا ئوں گا ہاسی صورت سے اگر کو ئی آدمی پا نی پی رہا ہے اس کو یقین ہو جا ئے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے حالانکہ پا نی میں زہر نہیں ملا وہ پا نی نہیں پئے گا اور کچھ بھی ہو جا ئے ہمجھے حضور قلندربابااولیا ء نے قصہ سنایا کہ ایک بھا ئی تھا جس کی ایک دیوار کے سہارے کام کر رہا تھا وہا ں سے سانپ نکلا اور اس کے پیر میں کا ٹ لیا تو وہ لے گئے اس کو کہا کہ کو ئی چیز نے کا ٹا ہے اسے شام کو جب وہ جا نے لگا تو سیٹ نے یہ کہا کہ اس میں کئی سو را خ ہیں دیوار میں یار اس میں ایک کیل ٹھوک دے ہ اسی طرح یہ جس کے سانپ نے کا ٹا تھا اس ہی کی طر ح اس نے بھی لکڑی پر کیل ماری ...آواز سمجھ نہیں آرہی ...حضور قلندر با بااولیا ء نے فر مایا کہ ایک سال کے بعد پھر لو ٹا اس نے کہاچلو بھئی اپنے سیٹ سے ملتا چلو تو وہ بیٹھا انہوںنے چا ئے وائے بنا لی تو انہوں نے کہا تم وہی ہو جس کو سانپ نے کا ٹا تھا تو اس نے کہا یار اس سو راخ میں سے ایک پل ایسا تھا انہوں نے کہاچیونٹی نے نہیں سانپ نے کا ٹا تھا ہتو انہوں نے کہا یہ تو یقین کی بات ہے اس کو پتا نہیں کیا ہوا وہ وہاں سے اٹھا اس نے دیوار میں کیل لگی ہو ئی تھی اس نے وہ نکالی تو کیسی چیز سے بڑا کیا سوراخ تو اس میں سانپ کی پل بھی نکل آئی اور وہ وہ بیٹھے بیٹھے دیکھتے دیکھتے اس کو چکر آیا اور وہ گر گیا ہایسے ہی ایک اور واقعہ پیش آیاہآواز سمجھ نہیں آرہی ...

جب کسی کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی ...آواز بہت خراب ہے ...

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 82

Track 2

Time 15:25

رو حانی سائنس نے ایسی کو ئی چیز کیوں نہیں ایجاد کی جس سے عام لوگوں کو فا ئد ہ ملتا ؟

دماغ میں ایسا خیال آیا کہ کو ئی ایساڈبا آلہ ایجاد ہو نا چا ہیے کہ جس سے آواز جو ہے وہ دور تک پہنچ جا ئے وہ ریسرج کر تارہا کہ کس طر ح ہو پھراس نے ایک خاکہ کیا اس خاکہ کی مدد سے اس نے نئے نئے نقشے بنا ئے نئے نئے تجر بے بتا ئیے ... ایک آدمی کے من میں خیال آیا آواز سمجھ نہیں آرہی

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 82

Track 3

Time 14:17

صلوٰ ة کی حقیقت کیا ہے ؟

اب یہ نماز جو لکھی گئی ہے اس میں یہ بتا یا گیا ہے کہ یہ جو نماز کا ہے یہ حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام نے اس طر ح مر تب کیا ہے کہ انسان کی جتنی بھی حر کا ت و سکنات ہے انسانی زندگی کے ساتھ وہ اگر آدمی کھڑا ہوا ہے تب بھی وہ نماز میں ہے اگر آدمی جھکا ہوا ہے تب بھی وہ نماز میں ہے وہ جھک کر پھر کھڑا ہو تا ہے مقصد یہ ہے کہ جتنی بھی حرکت و سکنات زندگی میں ہیں وہ ساری کی ساری نماز میں موجود ہیں۔ رسول اللہؐ کا یہ بہت بڑا ایجاز ہے انہوں نے دو سرے مذاہب کے مقابلے میں مذہب اسلام میں ایک ایسی روایت کا چ اور عبا دت کا ایسا طر یقہ متعین کیا کہ انسان زندگی میں جتنی بھی حر کت و سکنات کر تا ہے وہ نماز میں منتقل ہو جا تی ہے ۔مقصد اس کا یا ہے انسان کچھ بھی کر ے مثلاً وہ کھڑا ہوا ہو ،وہ جھکا ہوا ہو ،لیٹا ہو ا ہو ،کچھ بو ل رہا ہو، کچھ سن رہا ہوبااِدھر اُدھر دیکھ رہا ہو کسی بھی حال میں ہو اس کا تعلق اللہ سے اس طر ح قائم ہو جا ئے اللہ تعالیٰ اس کی زندگی جیسے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فر ما یا ہیالا انا ...اللہ ہر چیز ہر محیط ہے یعنی اللہ نے ہر چیز کا احا طہ کیا ہوا ہے اگر ہم صیح معنوں میں نماز قائم کر لیں تو ہماری زندگی میں یہ الا انا بکل شئی محیط ...کا جو فر مان ہے یہ جاری و ساری ہو جا تا

ہے ۔ جہاں تک نماز پڑھنے کا قائم کر نے کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ ایک سو سے
زیادہ نماز کی عقائد کی ہے ۔ لیکن کسی ایک جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں
فرمایا کہ نماز پڑھو نماز پڑھو یہ تر جمہ ہوا ہے یہ فا رسی میں تر جمہ ہوا
سب سے پہلے قرآن پاک کا تر جمہ جو ہوا وہ فا رسی میں ہوا شا ہ ولی اللہ
صاحب نے قرآن پاک کا تر جمہ کیا اور اس تر جمہ کا اتنا چرچہ ہوا اور انہوں نے
ایک فتوی دیا کہ قرآن کا تر جمہ نہیں ہو نا چا ہیے اور شاہ ولی اللہ کو یہی
سزا دی گئی ان کے دنوں ہا تھ کا ٹ وادئیے گئے اور وہ ساری زندگی لو لے رہے ۔
شا ہ ولی اللہ نے قرآن کا فا رسی میں تو یہ تر جمہ نہیںہونا چا ہیے تو اس
سلسلے میں جب نماز کا تذکرہ آیا تو یہ فا رسی لوگ عبا دت کر تے ہیں اس کو
یہ نماز کہتے ہیں لیکن نماز جو ہے صلات کا جو تر جمہ نماز آیا نمازان کی جو
آتش اس کے اندر مسلسل آگ ہو تی ہے آتش جگہوں میں آتش خیموں میں
عبادت گا ہوں میںچائے بنتی ہے اور گھروں میں بھی وہ چا ئے بنا تے ہیں اب آپ
کہیں چلیں جا ئیں تو وہاں آپ کو چو بیس گھنٹے زیتوں کا تیل کا چراغ جلتا ہوا
نظر آئے گا ہاور وہ ان کو خدا ما ن تے ہیں وہ آتش پر ستی کر تے ہیں ۔ تو میرے
تجر بے میں میرے مشا ہدے میں جو بات آئی وہ یہ ہے کہ پارسی لوگ جب عبادت
گاہ میں تشریف لا تے توان کے جو لوگ ان کے جو مولوی ہیں ان کے جو دستور ہو
تے ہیں وہ زندہ پشتہ کی تحریریں پڑھتے ہے اور تحریریں پڑ ھ کر وہ جو آگ جلی
ہو ئی ہو تی ہے اس آگ پر شراب کا چھنٹا پھنکتے ہیں جب وہ شراب کا چھنٹا
دیتے ہیں تو اس آگ میں سے دھواں نکلتا ہے سفید پو را اور حال میں پو را
اندھیر ے گپ ہو تا ہے تو اس شعلے کی وجہ سے وہ پو را حال مکہ بن جا تا ہے
جب وہ شعلہ آگ میں سے شراب کا جو شعلہ نکلتا ہے اسپیڈ تو وہ حال جو نو
رانی ہو جا تا ہے تو اس کو سجدہ کر تے ہیں تو اس کو کہتے ہیں نماز قائم
کرناہکہ تحقیق سے میں نے لکھا ہے اور تا ریخ واقع ہیں اور حقیقت بھی ہے پا
رسیوں سے آپ ملیں یا پارسیوں کی عبا دت گا ہ میں جا ئیںتو آپ کو یہ چیز نظر
آئے گی تو نماز خاندان یعنی نماز پڑھنا یہ پا رسیوں کا لفظ ہے یعنیآگ کی پر
ستش سے اس کو استعمال کر تے ہیں تو یہ روحانی نماز کتاب میں اس بات پر
بحث کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک سو سے زیادہ تا کید فرما ئی
ہے ۔ اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کر نا فر ما یا اقم الصلات ...قائم کرو
صلات ،قائم کرو صلات ،قائم کرو صلات ، کہیں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ تو
نماز پڑھنا یعنی صلات پڑھنا صلات قائم کر نا الگ الگ ہے اس سلسلے میں رو
حانی نقطہ نظر سے جب حضور قلندربابا اولیا ء سے میں نے رجوع کیا کہ قائم کر
نے میں اور پڑھنے میں کیا کیا فر ق ہے اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنا کیوں نہیں چا ہا
قائم کر نا کیوں کہا تو انہوں نے یہ فر مایا کہ رو حانی نقطہ نظر سے صلات کا
تر جمہ ہے تہجد اور وقت صلات قائم کرو اقم الصلات اللہ تعالیٰ سے تعلق اور
وقت قائم کرو ۔ صلات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور آپ حا ضر ہو
جا ئیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ کا تعلق قائم ہو جا ئے ۔ اگر نماز میں اللہ تعالیٰ

سے تعلق قائم نہیں ہو تا اس کو بھی قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فر ما یا ...اور
وہ نمازی نمازی تو ہے لیکن وہ اپنی نمازوں سے نا واقف ہے ان کے لئے نماز حلا
قت ہے اور بر بادی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ نے دو زخ میں دیکھا ہے تو میں نے یہ
قائم کر نا صلا ت کا اور پڑھنا صلات کا بہت تفصیل سے اسلئے تذکرہ کیا کہ
ہمارا مسلمان بھا ئی ہمارے حضور پاکﷺ کے امتی لوگ نماز زجب پرھتے ہیں تو
نماز کا ان کے ذہن میں صیحح مفہوم ہو گا اور مفہوم یہ ہے کہ نماز کا مطلب
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور تعلق قائم ہو یعنی کہ اللہ اکبر نیت با ندھ
لیں اور ہمارے ذہن میں اللہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے جب ہم سبحان الربی
العظیم کہیں گے تو ہمارے ذہن میں یہ بات ہو نی چا ہیے کہ اللہ سب سے بڑا
رب ہے اور ااس کی پا کی بیان کر رہے ہیں اور اس کے سامنے جھک ہو ئے ہیں
اور جب آپ سجدے میں جا ئیں اور سبحا ن الر بی العلیٰ کہیں پا ک ہے ہمارا
رب کا بلند مر تبہ ہے اور زبان سے نہیں کہیں ہمارا ذہن بھی اس بات کو
تسلیم کر ے کہ اللہ بہت بڑا ہے اور ہم اس کے سامنے سجدے میں کھڑے ہو ئے
ہیں اب دیکھئے ہم جو نما زیں پڑھتے ہیں اس میں ہمیں یکسوئی نہیں ہو تی ہے
یعنی ہم نماز میں ستر رکعتیں پڑھتے ہیںعشاء میں ستر رکعتیں ہو تی ہیںتو میرا
خیال ہے اگرہم دس سال بھی نماز پڑھیں گے تو ایک رکعت میں بھی ہمیں
حضوری حاصل نہیں ہو تی کہ ہم نے اس طر ح نماز پڑھی اورایک دفعہ ہم
سجدے میں جا ئیں تو ہمارے سامنے اللہ ہوا ور ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اللہ کے
سامنے سجدہ کر رہے ہیں ہ ایک رکعت میں بھی ایسا نہیں ہو تاکہ ہم جھکے ہو
ئے ہوں سبحان العظیم کہہ رہے ہوں اور ہمارے سامنے اللہ ہو اور ہم یہ دیکھ
رہے ہوں کہ اللہ ہمارے سامنے جھکا ہو ا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نماز
پڑھتے ہیں نماز قائم نہیں کر تے اگر ہم نماز قائم کر یں گے تو ہمارے ذہن میں
یہ بات آئے گی کہ پڑھنا الگ چیز ہے قائم کر نا الگ چیز ہے تو قائم جو ہے تعلق
کیا جا تاہے تعلق پرھا نہیں جا تا قرآن پاک میں جب اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں ...
ورتل القرآن تر تیلا ... قرآن کو پڑھو آہستہ آہستہ پڑھو اور سمجھ کر پڑ ھو اور
جب نماز کا تذکرہ آتا ہے وہ کہتے ہیں نماز یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرو
یعنی اللہ تعالیٰ سے را بطہ قائم کرو تو یہ نماز خاندان کا تر جمہ ظاہرہے جس
قرآن پاک کاتر جمہ ہوا اس زمانے میں فا رسی زبان زبان کہلا تی تھی اور اس
میں وہ جو نماز خاندان کا تر جمہ تھا وہ نماز خاندان کا تر جمہ ہو گیا اس میں
کو ئی ایسی بات نہیں ہے کہ انہوں نے جان بو جھ کہ ایسا کیا اس زبان کے لحاظ
سے کو ئی بھی اولیا ء اللہ ہو کو ئی بھی بڑے سے بڑے عالم ہو جدید ہو وہ
غلطیوں سے مبرا نہیں ہو تی غلطیوں سے مبرا صرف انبیا ء کی ذات ہو تی
ہے ہ صحابہ ہو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو قرار دیا ہے اچھا جہاں تک
غلطیوں کا تعلق ہے بھول کا تعلق ہے اس میں انبیاء بھی ہیں مثلاً حضرت زکر یا
علیہم السلام انہوں نے جب درخت سے پنا ما نگی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بیج
میں سے دوکراوا دئیے حضرت یو سف علیہ السلام ،حضرت یو نس علیہ

السلام ،حضرت یقوب علیہ السلام ،حضرت ایوب علیہ السلام ان کے جسم میں
کیڑے پڑے ،حضرت سلیمان علیہ السلام ان کی سلطنت چلی بات یہ ہے اللہ تعالیٰ
نے ان کی غلطیوں کو غلطی تسلیم نہیں کیااور انہیں معصوم قرار دے دیا تو یہ
صرف انبیا ء کی ذات گرامی ہے کہ ان کی غلطی سر زد نہیں ہو ئی اور ان سے
کو ئی غلطی سر زد ہو تی بھی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہی اس کا بدلہ کر
دیتے ہیں اور وہ قابل معافی کر تے ہیں معصوم ہو جا تے ہیں اب کو ئی بھی ہو
شاہ ولی اللہ ہو ،شاہ مولوی ہو ں ، کو ئی بھی بڑے سے بڑا قلندربابااولیا ء
ہو کو ئی میں مثلاً میں ہوں آپ کہیں گے کہ بھئی وہ بڑے عالم فاضل تھے بڑی
کتا بیں لکھی تو ان سے کیسے غلطی ہو سکتی ہے مجھ سے بھی غلطی ہو
سکتی ہے اور غلطی ہو تی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سوائے انبیا ء کے کسی
کو معصوم قرار نہیں دیا تو یہ تر جمہ کی غلطی ہو گئی نماز خاندان نماز پڑھنا
اور دو سری غلطی جو ہو ئی وہ یہ ہو ئی فا رسی میں تر جمہ نماز پڑھنا ہو گیا
تو قرآن پا ک کے حساب سے نماز پڑھی نہیں جا تی بلکہ صلات اللہ تعالیٰ کے
ساتھ ربط اور تعلق قائم کیا جا تا ہے اب آپ یہ کہیں گے صاحب نماز میں تو پڑھا
ہی جا تا ہے بھئی وہ کیا کہتے ہیں وہ پڑھتے ہیں سبحان اللھم پڑھتے ہیں الحمد
الشریف پڑھتے ہیں سورت پرھتے ہیں سبحان رب العلی پڑھتے ہیں سبحان رب
العظیم پڑھتے ہیں التیات پڑھتے ہیں دورد شریف پڑھتے ہیں سب چیزیں پڑھتے
ہیں تووہاں صورت حال یہ ہے جہاں ہم سب چیزیں پڑھتے ہیں وہاں ہم کھڑے
بھی ہو تے ہیں ہا تھ بھی اٹھا تے ہیں ہا تھ با ندتے بھی ہیں مقصد یہ ہے کہ
حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے پڑھنا معنی بولنا کہ زندگی میں آپ زندگی میں کچھ
بھی کر یں نماز زندگی میں ایسا عمل ہے لا ئق اسلام کا اگر کسی آدمی کو
اسلام قبول کر نا آجا ئے تووہ زندگی میں کچھ بھی کر ے کا رو بار کر ے بات کر ے
لیٹا رہے بیٹھا رہے کھاا رہا ہے چلتا رہے پھر تا رہے اس کا اللہ کے ساتھ ایک تعلق
قائم ہو جا تا ہے اور وہی اسلام کی ایک رننگ کی پہچان ہے حضور پاک ﷺ کا ایک
یہ بھی ارشاد ہے کہ ایک مومن کی پہچان یہ ہے کہ اسے مر تبہ احسان حاصل
ہو تا ہے اور مر تبہ احسان کی تعریف انہوں نے یہ فر ما ئی کہ مر تبہ احسان
کے دو درجے ہیں ایک درجہ یہ ہے کہ آدمی یہ محسوس کر ے اور دیکھے کہ مجھے
اللہ دیکھ رہا ہے اور مر تبہ احسان کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی یہ محسوس
کر ے اور دیکھے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں ۔ تواس نماز ااور صلات کو حضور
پاک ﷺ نے ایک نظام دیا اللہ کی قربت کا وہ ایک ایسا نظام ہے کہ آدمی صلات
قائم کر نے پر حاصل کر لے تو پھر اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندگی کے ہر
معاملے میں زندگی کے ہر لمحے میں اور زندگی کے ہر عمل میں اللہ کے ساتھ
تعلق اور رابطہ قائم ہو جا تا ہے ہےاب مزید یہ ہے کہ نماز کے سلسلے میں یہ
سوال یہ کہ ہمارے پاس سوال بہت سارے ہو تے ہیں جن لوگوں کو نماز کی
حقیقت معلوم کر نی ہے سائنسی نقطہ نظر سے ،علمی نقطہ نظر سے ،روحانی
نقطہ نظر سے ،وہ رو حانی کتاب نماز کا مطا لعہ کر سکتا ہے اگر وہ صاحب

استعداد ہے تو با زار سے خرید ے اور وہ صاحب استعداد نہیں ہے تو یہاں لا ئبری
میں کتاب ہے کتاب ایشو کر ا لیں اس کی کو ئی فیس نہیں ہے یہاں ہے یہاں
سے لے جا ئے پڑ ھ کر واپس کر دے ہم نے اس بات کا بھی احترام کیا ہے کہ بھئی
مسلمانوں کو پان کا شو ق ہو سکتا ہے سٹی کان شو ق ہو سکتا ہے سگریٹ کا
شو ق ہو سکتا ہے فلمیں دیکھنے کا شوق ہو سکتا ہے شو ق اگر نہیں ہو سکتا
تو کتاب پڑھنے کا نہیں ہو سکتا اور اگر شوق ہے بھی تو پیسے نہیں خرچ کر
سکتے مفت میں کو ئی چیز تو ہم نے کہا مفت میں ہی پڑھو تو یہاں لا ئبریری کا
اہتمام ہے اس کا طر یقہ کار آپ اپنا کا رڈ بن والیں کتاب لے جا ئیں بعد میں
پڑھیں تو اس میں آپ نماز کی حقیقت معلوم کر یں نماز صرف اللہ تعالیٰ سے
رابطہ اور تعلق قائم کر نے کا ہی عمل نہیں ہے اگر صیحح معنوں میں صلات
قائم کر لی جا ئے تو وہ بے شمار امراض کا بھیل واقف ہو جا تا ہے اگر صیحح
معنوں میں صلات قائم کر لی جا ئے تو وہ دوکھ اور پر یشانیوں کا حل بھی ہے
اگر صیحح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کا را بطہ اور تعلق قائم ہو جا ئے
آپ کے اندر سے خوف نکل جا ئے گا آپ کے اندر سے مستقبل کی جو پر یشانیاں
ہو تی ہیں کیا ہوگا کس طر ح ہو گا تشویس یہ نکل جا ئے گی آپ کے اند ر
استغنا ء پیدا ہو گا آپ کے اندر خوشی پیدا ہو گی آپ کے اندراب اسلام کا ستون
اور ہماری جو بڑی بد نصیبی وہ یہ ہے کہ ہم صلات کو قائم نہیں کر تے پڑھتے
ہیںحالانکہ صلات کو قائم کر نا چا ہیے جب آپ قائم کر یں گے تو پڑھنا تو اس میں
ہے ہی دورد شریف کے بغیر نماز نہیں ہو تی کسی سورت کے بغیر نماز نہیں ہو
تی التیات پڑھیں گے جب نماز ہو گی دورد شریف پڑھیں گے جب نماز ہو گی
لیکن وہاں منشاء یہ ہے کہ پڑھنے سے مراد ہے بو لنا تو جب آپ یہ قرآن پاک کے
الم شریف پڑھیں گے اور الحمد شریف کے معنوں پر غور کرکے یہ محسوس کر یں
گے کہ ہم اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد بیان کر رہے ہیںتو آپ کے اوپر
اللہ کی جو ذات کی صفات ہیں توآپ کے اوپر منکشف ہو ں گیں اور آپ کے اور
اللہ کے درمیان میں جو مادی بر تا ئی ہو جا ئے گی اور یہی بات رو حانی علاج
میں بیان کی گئی ہے آپ اس کو پڑھیں اور پڑھنے کے بعد اگر کو ئی بات کا کسی
ذہن میں سوال آئے تو مجھے بتا ئیں انشا اللہ میں کو شش کر وں گا پو را کر نے
کی ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 82

Track 4

Time 13:24

٤۔سائنس ہر چیز تو جیح سے ثابت کر تی ہے جب کی اسلام میں ہر بات کو بلا چون و چراں ماننے کو کہا گیا ہے ایسا کیوں ؟

یہ بات جو ہے نے دیکھئے یہ بات ہے ہی غلط اسلام ایک خود لو جک ہے اب جیسے میں نے آپ کے سامنے حضور پاک ک ایک احا دیث پڑھی تھی کہ صاحب مومن کی علامت یہ ہے وہ محسوس کر تا ہو اور دیکھتا ہے کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے یا وہ یہ محسوس کر تا ہے دیکھتا ہے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہو نتو بغیر اللہ کو دیکھئے ہو ئے یہ مانناور نہ قرآن اسے مانتا ہے تو جب کو ئی چیز دیکھنی ہے تو وہ یہ ہے کہ اللہ ہے صرف اللہ یہ کہتا ہے...عربی آیت ...اللہ کہتا ہے کہ یہ نشانیاں ہم نے آسمان میں کا ئنات میں اس لئے بکھر دی ہیں تا کہ لوگ دیکھیں وفی الفسکون افلا تبصرون ...میں تو تمہا رے اندر ہوں تم مجھے دیکھتے کیوں نہیں ہو تو اللہ کہہ رہا ہے وفی الفسکون ...میں تو تمہارے اندر ہوں تم مجھے دیکھتے کیوںنہیں ہو ۔ تو اب اگر کو ئی آدمی یہ کہتا ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ نہیں سکتے تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہوا وفی الفسکون ...میں تمہارے اندر ہوں تم مجھے دیکھتے کیوں نہیں ...نحن اقرب ... میں تمہا ری رگ جان سے زیادہ قریب ہوں اس کا مطلب ہے اللہ کہتا ہے کہ میں دور نہیں ہو ں میں تو تمہار ی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہوں تم مجھے ڈھو ندو تلاش کرو مجھے دیکھو ۔ الا انانکل شئی محیط ... میں نے تمہیں حا طہ کیا ہوا ہے تم مجھ سے دو ر نہیں ہو ۔ جہاں تم ایک ہو وہاں میں دو سرا ہوں جہاں تم دو ہو وہاں میں تیسرا ہوں ہولاول ...ہولآخراللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں میں ہی تمہاری ابتداء ہوں ،میں ہی تمہاری انتہا ء ہوں ھو لبا طن ...ھو لاظا ہر میں ہی تمہا را باطن ہوں میں ہی تمہا را ظا ہر ہو ں اور اس سے زیادہ ہمیں کیا چا ہیے بھئی اب آپ اللہ کی باتوں کو جھٹلا ئیں اور یہ کہیں کہ ہم اللہ کو نہیں دیکھ سکتے بھئی تو اسلام کا مطلب ہی یہ ہے کہ بندے کا اور خالق کا ایسا رشتہ قائم ہو جا ئے کہ جس میں بندہ اللہ کو دیکھے اور اللہ بندے کو دیکھے اور بندہ یہ ہے اللہ کی آواز سنیں اللہ تو میرا بندہ ہے میں تجھے دیکھ رہا ہوں تو اس میں نظر کی تعلیم یہی وجہ ہے مذہب میں جہا لت کیا عمل داخل ہے اب دیکھئے نہ اللہ تعالیٰ خود فرما تے ہیں کہ تم مجھے دیکھو تو اس بات کی کیا ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ یہ کہیں دیں میں تمہا ری رگ جان سے زیادہ قریب ہو ں ہکیا ضرو رت تھی اللہ تعالیٰ کو...وفی الفسکون افلا تبصرون ... میں جب تمہا رے اندر ہوں تم مجھے دیکھو تو یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ صاحب مذہب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چون و چراں مان لو کو ئی تسلیم نہیں کر تا قرآن بھی نہیں تسلیم کر تا حضور پاک ﷺ کی احا دیث میں یہ ساری کا ئنات کے رننگ میں مر تبہ احسان حاصل ہو تا ہے مر تبہ احسان کا مطلب یہ ہے کہ رننگ اللہ کو دیکھتا ہے اور اللہ اس کو دیکھتا ہے مثلاً یہ ہے کہ اگر کو ئی اللہ کا بندہ اللہ سے بڑھ کہ کو ئی قسم کھا لے اللہ اسے پو را کر دیتا ہے ولذین جھا دو ... کہ جو لوگ مخلفانہ لفظوں میں خالی اللہ کے لئے کر تے ہیں اللہ نے اپنے اوپر لا زم کر لیا ہے کہ وہ

اپنے اور ان کے درمیان راستے میں ہو تا ہے ایک راستے نہیں ہزار ہر را ستے پر
دیکھتا ہے تا لکہ بندے اللہ کو دیکھ سکے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ صاحب اللہ کو
دیکھ لیں گے تو مو سیٰ نہیں دیکھ سکے اللہ کو اگر مو سیٰ اللہ کو نہیں دیکھ
سکے تو تو مو سیٰ بہوش کیسے ہو ئے ا ن کو دیکھا تو بہوش ہو ئے نہ اور اس
کے بعد ایسے بہوش نہیں ہو ئے کہ ڈر کے ما رے پھر نہ گئے ہو ں وہ جا تے رہے
اللہ سے با تیں کر تے رہے اور لوگوں کو پیغام بھی بتا تے رہے پھر وہ چا لیس دن
رہے تو ریت نا زل ہو ئی اب یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو اس کا یہ
مطلب نہیں ہوا کہ اللہ قریب ہے ہپھر نمازیوں کے لئے رسول اللہﷺ کا ارشاد ہے
معراج المومنین ... صلات جو ہے وہ مومن کے لئے غیب کی بنیاد جو ہے وہ مومن
کے لئے غیب کی دنیا میں داخل ہو نا ہے حضور پاک ﷺ کہتے ہیں موتو قبلہ انت
موتو ...یعنی مر نے سے پہلے مر نے کی بعد کی زندگی کا مشا ہدہ کر و ۔ اوراس
سے زیادہ اور قرآن پاک میں کیا کہے گا یہ لوگ کہتے ہیں کہ لوجک نہیں ہے
اسلام لو جک کے علاوہ کچھ نہیں ہے دو سرا یہ ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب
ہے جس میں مشا ہداتی طر زیں پو ری طرح کام کر رہی ہیں اور سا را کا سارا
اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں یو رضو لیلتہ النہار ... ہم دن کے حواس کو رات میں اور
رات کے حواس کو دن میں تبدیل کر دیتے ہیں ۔ پھر یا سین شریف میں اللہ
تعالیٰ فر ماتے ہیں ...کہ ہم رات کے حواس کو دن کے حواس پر ادھیر دیتے ہیں
اور رات کے حواس کو دن کے حواس میں ادھیر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں
اے پیغمبر ﷺ کو ئی آپ سے روح کے با رے میں سوال کر ے تو کل المومنین... آپ
فر ما دیں رو ح میرے رب کے امر سے ہے علم دیا لیکن جو علم دیا وہ تھوڑا ہے
اور روح کا قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ ہم نے... ونفخت فی ا... کہ ہم نے روح
ڈال دی تو جو بندے روح کا علم حاصل کر لے روح کو پہچان لے گا تو روح بھی اللہ
کو پہچان لے گی تو یہ بات جو ہے یہ بالکل نا قابل ہے تو جب اسلام کو ہر چیز
میں قر آن اٹھا تا ہے کہ تفکر کرو تفکرون ...تفکرون ...تفکرون... تکلمون...
تعلمون ...یعلمون... یا اولی الباب ... فبی الیٰ ربک تو یہ ساری آیا تیں انسان کی
طرف کہ اللہ کی کا ئنات پر غو رو فکر کر یںتفکر کرو اللہ کی نشا نیوں پر غور
کرو یہ کیا یہ سب ایسی ہی بے وقوفی کی با تیں ہیں تفکر کر نے سے مراد یہ
ہے جب تم اسلام میں تفکر کر و اسلا م کی جو بنیاد ہے اسلام کی جو حقیقت ہے
اسلام کی جوحقیقت ہے حکمت ہے اور جن لوگوں نے غو رو فکرکیا جب لوگوں نے
اپنی روح کو بیدار کر نے کی کو شش کی اللہ نے ان کی روح کو بیدا ر کیا وہ فر
شتوں کو بھی دیکھتے ہیں وہ اپنے عزیز احباب کو بھی دیکھتے ہیں وہ اپنے اندر جو
عمل ہے اس کو بھی دیکھتے ہیں وہ اولیا ء اللہ کے حواس سے ملا قات بھی کر
تے ہیں وہ پیغمبرا ن علیہم الصلوٰۃ والسلام سے فیض و عام بھی ہو تے ہیں وہ
رسول اللہﷺ کی تمام مسلمانوں کو زیارت سے مستفیض بھی ہو تے ہیں یہ کو
ئی ایسی بات نہیں ہے کہ انسان کے با طن میں میں سائنس بھی مو جود ہے اگر
انسان اپنے باطن کو بیداراور متحرک کر ے تو وہ رسول اللہﷺ کے دربار میں جا کر

یقینا الصلوٰ ة والسلام و علیک یا رسول اللہ...حضور پاکؐ سے مسافہ کر ے گا
حضور پاکؐ اسے بلا بھی لیتے ہیں اب دیکھئے دورد شریف کے بارے میں جب کو
ئی بندہ رسول اللہﷺ پر دورد بھیجتا ہے تو اس بندے کے رسول اللہﷺ درمیان جب
اس بندے کے سامنے آقا کو ن ہیں رسول اللہﷺ تو یہ اسلام ایسا مذہب ہے کہ
اس میں ما دی زندگی اور رو حانی زندگی برابر برابر کر دی تو جب انسان ما دی
زندگی میں کر تا ہے جب انسان ما دی زندگی کو اللہ اور رسول اللہﷺ کے مطا
بق گزرتا ہے تو اس قانون کا نام شر یعت ہے۔ جب انسان مادی زندگی کو اللہ
اور رسول اللہﷺ کے مطا بق گزارتے ہے اپنے اندر جو روح رو حانی زندگی گزارتا
ہے تو اس کا نامطریقت رکھا گیا ہے دو زندگی کا حکم دیا گیا ہے کہ ما دی
زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب ہم نماز قائم کر تے ہیں تو نماز ایک
ایسی پر یکٹس ہے تو اس پر یکٹس میں ہمارے اندر ایسی صلا حیت پیدا ہو جا
تی ہے کہ ہم اس دنیا میں رہتے ہو تے کچھ بھی کام کر یںہمارا تعلق اللہ تعالیٰ
کے ساتھ ہو جا تا ہے اور نماز کا جو منشاء ہے اور نماز کے اندر جو مر تبہ احسان
ہے جو سب کا سب اس میں ہے اور کچھ نہیںدیکھئے اسلام میں ہے اسلام سے
زیادہ تو لوجک کسی مذہب میں ہے ہی نہیں اسلام آخری مذہب ہے اللہ تعالیٰ
نے حضور پاکﷺسے فر ما یا اکملت لکم دینا... کہ ہم نے دین کو مکمل کر دیا اور
اے پیغمبر اے محبوب ؐ ہم نے تیرے اوپر اتنی نعمتیں نا زل کر دی۔اور تو نے بھی
ان نعمتوں کو اٹھا لیا تو جو اسلام ہمیں یہ سیکھا رہا ہے کہ اس اسلام کی بنیاد
پر رسو ل اللہﷺ پر نعمتیں مکمل ہو گئیں کہ دین کی تکمیل ہو گئی اس اسلام
میں لو جک کیسے نہیں ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 82

Track 5

Time 04:31

٥۔بعض لوگ ایک وقت میں بہت سارے کام کر لیتے ہیں جبکہ ہر آدمی ایسا نہیں
کر سکتا اس کی وجہ۔ کیا ہے ؟

رو حانی طور پر صورت یہ ہے کہ ہر آدمی میں اللہ تعالیٰ نے ایک صلا حیت نہیں
ہزاروں صلا حتیں عطا کی ہیں ۔ مثلاً رو حانی نقطہ نظر سے ایک آدمی کے اندر
دو کھرب صلا حتیں طر ز یں ہیں اس کا مطلب یہ ہوا ہر انسان کے اندر دو
کھرب صلا حتیں کام کر رہی ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فی احسن تقویم
...کہ انسان جو ہے میری بہترین صناعی ہے تو اس سے آپ یہ سمجھیں کہ

انسان اگر صحیح معنوں میں اپنی تخلیق سے واقف ہو جا ئے تو اللہ تعالیٰ نے جن
صلاحیتوں کو دے کر اسے پیدا کیا ہے وہ صلا حتیں اس کے اندر دو کھر ب ہیں
جب کہ عام طور سے جو انسان اپنی صلا حتوں کا استعمال کر تا ہے وہ دو سو
ہیں پو نے دو سو دو سوہیں دو سو سے زاہد انسان کے اندر جتنی بھی صلا حتیں
کام کر یں گی ایسی مناسبت سے انسان جینے لگے گا ۔ اب اس میں دو کھر ب
میں دو سو صلا حیتیں کام کر رہی ہیں با قی مر دہ پڑی ہو ئیں ہیںاب انسان کا
یہ اپنا کام ہے کہ انسان ان صلا حتیوں کا کتنا زیادہ استعمال کر تا ہے استعمال
کر نے کا طر یقہ یہی ہے اس کے اندر کسی ایک نقطہ پر ذہن کو مر کو ز کر نے
کی صلا حیت ہواور جب وہ کسی ایک نقطہ پر کھو جائے تو دو سری طر ف سے
اس کا ذہن ہٹ جا ئے گا ۔تو اس صلا حیت سے یہ ہو گا کہ وہ صحیح وقت
صحیح کام کر ے گا۔ صحیح کام کر نے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ ایک وقت میں
بر تن بھی دھو لے گا ایک وقت میں کھچڑی بھی پکا لے گا ایک وقت میں کھا نا
بھی کھا لے گا ایک وقت میں چا ئے بھی پی لے گا ایک وقت میں شادی بھی اس کا
مطلب یہ نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ لکھنے کا وقت جو ہے وہ لکھنے
کا کام کر ے گا جب وہ بو لنا چا ہے گا تو اس کے حواس بو لنے کا کام کر یں گے
جب وہ کسی پر غو رو فکر پر چلے گا تو تو اس کا کام غورو فکر سے ہو گا تو یہ
جو لوگ صحیح وقت پر صحیح کام کر تے ہیں اور اپنی ذمہ دا ریوں کو پو را کر تے
ہیں ان کے اندر ذن پا ور پیدا ہو جا تی ہے یا یوں سمجھئے کہ ذہن کا ایک نقطہ
پر مر کو زکر نے کی صلا حیت پیدا ہو اجا ئے گی جو وہ کام کر تے ہیںاب مثال کے
طور پر مجھے کہنا نہیں چا ہیے میرے با رے میں لوگ پو چھتے ہیں صاحب آپ
کتاب بھی لکھتے ہیں آپ ساتھ ساتھ خطوط بھی دیکھ لیتے ہیں آپ مرا قبہ بھی
لوگوں کو کروا تے ہیں اور جبکہ مراقبہ ہال کی آپ نگرانی بھی کر تے ہیں تو
اس سے زیادہ یہ ہے کہ آپ روحانی ڈا ئجسٹ میں بھی لکھتے ہیں رو حانی ڈاک
جنگ میں بھی لکھتے ہیں لوگوں کے سوال جواب بھی کر تے ہیں آپ کھا نا بھی
کھا تے ہیں اپنے بچوں کے لئے رو ٹی کمانے کے لئے کا رو بار بھی کر تے ہیں اتنا کام
کیسے کر سکتے ہیں تو میننے بھی غور کیا کہ میں اتنا کام کیسے کر لیتا ہوں ۔ اب
دیکھیں مثال کے طور پر میری مصروفیات آپ کے سامنے ہے لیکن میں سال میں
ایک کتاب بھی لکھ لیتا لیکن پتا نہیں وہ کیسے لکھی جا تی ہے اتنے مر یضوں کو
بھی دیکھتا ہوں اس میں کارن بھی لکھتا ہوں ۔ اچھا سفر میں بھی رہتا ہوں
سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بیمار بھی رہتا ہوں تو میں نے جب یہ دیکھا کہ یہ
کام ایسے کیسے ہو جا تا ہے تو مجھے میرے پیرو مر شد کے کر م سے اور فیض
سے اور رسول اللہﷺ کی حکمت سے اللہ تعالیٰ نے یہ صلا حیت عطا کی کہ جب
میں کسی ایک کام کی طر ف متوجہ ہو جا تا ہوں تو میرے ذہن میں کو ئی دو
سری بات آتی ہی نہیں ہے مثلاً جب کو ئی کو ئی مضمون لکھ رہا ہوں آپ آئیں
گے بھی بات بھی کر کے چلے جا ئیں گے میں آپ کی بات کا جواب بھی دے دوں
گا ۔آپ کو چا ئے کی پیا لی بھی پلا دوںگا اور خود بھی پی لو ں گا لیکن مضمون

لکھنے کا اگر کو ئی پو چھے کہ یہ صلاحیت اور قرینی میری خصوصیت نہیں ہے ۔ ایسے بہت لوگ دنیا میں پیداا ہو تے رہے اور اب بھی ہو رہے ہیں کہ ان کے اندر یہ صلا حیت پیدا کر دیتی ہے تو جب وہی ایک کام کر تے ہیں تو ان کام میں ان کا ذہن شامل ہو جا تا ہے وہ دو سرا جگہ اپنے ذہن کو نہیں لگا تے اب یہ ذہن کو لگا نے کا اللہ تعالیٰ کا جو طر یقہ ہے جو مشق ہے اس کی وہ مراقبہ کے ذریعے حاصل ہو تی ہے مراقبہ ایک ایسا عمل ہے اگر انسان مراقبہ میں کا میاب ہو جا ئے تو اس کے اندر ایسی صلا حیت پید اہو جا تی ہے کہ جب وہ کو ئی کام کر ے گا تو اس کا ذہن ایک جگہ مر کوز ہو جا ئے گا تو یہ کو ئی مشکل کام نہیں ہے اور نہ اس میں رو حانی ہو نا ضروری ہے بہت اعلیٰ تعلیم یا فتہ ہو نا ضروری ہے نا کچھ بھی نہیں وہ ایک صلا حیت اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر دی ہے موجود ہے کہ اس صلاحیت کو بیدار اور متحرک کر نا ہے اور اس صلاحیت کو بیدار اور متحرک کر نے کا ذریعہ مر اقبہ ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 82

Track 6

Time 02:24

علم نیرنجات سے کیا مراد ہے ؟

ایک علوم ہو تے ہیں بہت سارے بے شمار علوم ہیں آپ نے سنا ہو گا علم دو نی ہے علم سفر ہے علم آزاد ہے تو یہ علوم ہیں بہت سارے علم نجوم ہے تو یہ تو بہت سارے علوم ہیں علم معاورا ئی وغیرہ وغیرہ بہت سارے علوم ہیں اسی میں ایک علم کا نام ہے نیرنجات تو اس میں اب آپ یہ کہیں گے کہ علم نیر نجات کیا ہے علم میڈیکل کیا ہے تو یہ علوم جو ہیں ان کو پڑھنے سے اور سمجھنے سے چیزیں حاصل ہو تی ہیں بر حال نیر نجات ایک علم ہے تو اس بات سے متعلق آدمی کو معلو مات فراہم کر تا ہے کہ آدمی کے اندر ایسی معاورائی صلا حتیں موجود ہیں اگر آدمی ان صلا حتوں سے واقفیت حاصل کر لے تو اپنی بہت ساری پر یشانیوں کا وہ مسئلہ حل کر سکتا ہے اور بہت ساری بیماریوں کا بغیر وسیلہ کے علاج کر سکتا ہے تو دیکھئے نیر نجات میں بھی بالکل ایسا ہی ہے جیسے میں نے آپ کو بتا یا علم سفر ہے علم وغیرہ وغیرہ اور اس کی مزید تشریح کی علم کیا ہے حر کت کیا ہے اور حواس کیا ہے یہ اگر بیان بھی کیا جا ئے یہ کسی کی سمجھ میں نہیں آئے گا اس لئے ایک آدمی نے انگر یزی پڑھی ہی نہیں کبھی اب اس کو آپ

ABCD

پرھائیں گے تواس کی سمجھ میں آئے گی بات لیکن اس کو آپ پڑھا ئیں

CAT

معنی بلی اس کی سمجھ میننہیں آئے گی بات تو وہ اگر

C

سے واقف نہیں

A

سے واقف نہیں

T

سے واف نہیں تو وہ کہے گا پڑھ

CAT

تو وہ کہے گا تو اس میں کو ئی بھی علم جو ہے سیکھنے سے آتا ہے اور جب تک
اس کی جو ابتداء ہو تی ہے اس کو آپ پڑھیں تو سوالا ت ایسے کر نے چا ہیۓ
جس میں دو سرے لوگوں کو بھی فا ئدہ ہو اب دیکھئے نا نیرنجات کیا ہے اب
کہیں علم یارگان کیا ہے علم یارگان ہے ؟لیکن وہ کس طر ح سمجھا یا جا ئے
ایسے آدمیوں کو جو وہ اس میں ہی واقف نہیں ہیں کہ بروج کتنے ہیں یا بروج
میں ستارے کتنے ہیں ستارے کیا ہیں اور سولف قمر کیا ہے سولف گوہر کیا ہے
تو یہ پو را علم ہے تو سوال ایسے کر نے چا ہیۓ جس سے آپ کو بھی فا ئدہ
پہنچے ہمارے لا ئبریری میں یہاں نیر نجات پر بھی ایک کتابچہ ہے اگر آپ کو
کسی کو شوق ہے تو وہاں سے لیں اور پڑھیں ۔اختتام